صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ میں جمع ہو جائیں اور یہ حقیقت حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے نہایت مناسب پیرایہ میں واضح کر دی تھی انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کہا تھا کہ " ما نقص علمی و علمك الا کما نقص هذا العصفور من البحر" ہمارے تمہارے علم کی کمی کی نسبت علم خداوندی کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسی کہ چڑیا نے سمندر کے اندر چونچ مار کر پانی لیا ہے۔

اسی واقعہ سے احکامِ شرعیہ کے مصالح وحکم اور اسرار و رموز کی عظمت واہمیت اور ان کی روایت کی جلالت شان کا بھی پتہ چل سکتا ہے نیز اس سے یہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ احکام شرعیہ کے مصالح وحکم اور اسرار و رموز کی کوئی انتہا اور پایاں سو نہیں ہے۔ نیز یہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ مصالح وحکم کے متعلق جو کچھ اور جس قدر بھی کہا جائے وہ مصالح وحکم کے واجب و ضروری حق کو پورا نہیں کر سکتا اور کسی طرح بھی ان کی حقیقت اور جلالت شان کے لئے کافی ووافی نہیں ہو سکتا ہے لیکن یہ بھی ایک مشہور قاعدہ ہے کہ ما یدرک کله لا یترك کله (جو چیز پوری پوری حاصل نہیں کی جا سکتی اسے سب کا سب ترک بھی نہیں کیا جا سکتا"۔

اس سال ایک ہی ماہ فروری میں سندھ کے دو بڑے فقیہہ عالم: مولانا درمحمد خاک صاحب اور مولانا حافظ محمد معروف صاحب اللہ کے پیارے ہوگئے مولانا درمحمد صاحب کا تعلق سندھ کے شمالی حصے ضلع لاڑکانہ سے تھا اور مولانا حافظ محمد معروف مٹیاری ضلع حیدرآباد کے ساکن تھے۔ فقہ اس علاقہ کا محبوب مشغلہ رہا ہے دسویں صدی ہجری میں مخدوم محمد جعفر بوبکانی سندھی نے " المتانة " فقہ میں ایک محقق کتاب لکھ کر اس فن میں تصنیف و تالیف کی ابتدا فرمائی آپ کے بعد بیسیوں فقہاء اس علاقے میں پیدا ہوئے جنہوں نے اس علم شریعت کے باغ کی آبیاری کی فتاویٰ عالمگیری کی تالیف کے لئے علما کی جو مجلس قائم کی گئی تھی اس کے صدر ٹھٹہ سندھ کے علامہ نظام الدین سندھی تھے شاہ ولی اللہ صاحب کے والد بزرگوار شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی نے بھی کچھ وقت اس کی تالیف میں حصہ لیا تھا۔ مخدوم محمد ہاشم صاحب ٹھٹوی نے تو اس فن میں وہ کمال حاصل کیا جو کسی دوسرے کو نصیب نہ ہوا۔ تیرھویں صدی میں مخدوم محمد عابد سندھی